66

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فی ختم النبوة

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ اِمرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أَرْبَعِين
اَحکامِ مصائب تکالیف



تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللہُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

66

سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أَربَعُونَ حَدِيثًا

فِي أَجرِ المَصَائِبِ

اربعین

اجر مصائب وتکالیف

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: **اربعین اجر مصائب و تکالیف**

تألیف: **ابو حمزہ عبد الخالق صدّیقی**

ترتیب، تخریج و اضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . . ﴾ الآية))

”جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔“ [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدۃ : 3]

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔“

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ”یومِ عید“ بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدیر : 488/1۔

[2] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ... الآية﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

1. معرفة علوم الحديث، ص : 63۔
2. سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہو دِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔))[1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔[2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں:المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْاَرْبَعُوْنَ فِیْ أَجْرِ الْمَصَائِبِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ:

ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴾ (الانبياء: 83)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (یاد کریں) ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے، اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

حدیث 1

((عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ اَحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَلَا تَعْجِزْ، وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ، فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.))[1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[1] صحيح مسلم، كتاب القدر، رقم: 6774.

طاقتور مومن، کمزور مومن کی بجائے اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ اور بہتر ہے جبکہ دونوں میں ہی بھلائی ہے۔ جو چیز تجھے فائدہ دیتی ہے اس کی حرص رکھ، اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کر اور عاجز ہو کر نہ بیٹھ جا۔ اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یہ نہ کہہ، اگر میں ایسے کرتا تو ایسے ایسے ہوتا بلکہ یہ کہہ، جو اللہ نے چاہا وہ ہو گیا۔ پس بے شک (کلمہ لو) "اگر" شیطانی اعمال کو شروع کرتا ہے۔"

غموں اور دکھوں کا انوکھا علاج

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ ﴾ (الاحزاب: 56)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اس پر صلوٰۃ بھیجو اور سلام بھیجو، خوب سلام بھیجنا۔"

حدیث 2

((وَعَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، قَالَ أُبَيٌّ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: مَا شِئْتَ. قَالَ: قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ. فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: النِّصْفَ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ. فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: مَا شِئْتَ. فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ

ذَنْبُكَ .)) ❶

''اور حضرت طفیل اپنے باپ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پچھلی رات کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو، اللہ تعالیٰ کا یاد کیا کرو، الــراجفة (صور پھونکے جانا) آچکی ہے اور اس کے پیچھے پیچھے الـــرادفة (دوسری مرتبہ صور پھونکا جانا) ہے، موت سروں پر آچکی ہے، موت آچکی ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں، مجھے بتایئے میں آپ پر کس قدر درود پڑھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جتنا چاہے، وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا (دن کا) چوتھا حصہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جتنا چاہے لیکن اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھے تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، کیا آدھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جتنا چاہے، لیکن اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ وہ کہتے میں نے عرض کیا۔ کیا دو تہائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری مرضی لیکن اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا، کیا ہر وقت آپ پر درود پڑھتا رہا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو تیرے تمام غم دور اور تیرے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

انبیاء کرام علیہم السلام پر سب سے زیادہ آزمائشیں آتی ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ

❶ سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 2457، سلسلة الصحيحة، رقم: 956.

الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ﴿۲۱۴﴾

(البقرة : 214)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(پھر) کیا تمھارا خیال ہے کہ تم یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟ حالانکہ ابھی تک تمھیں ان لوگوں کے مانند (مشکلیں) پیش نہیں آئیں جو تم سے پہلے گزرے، ان کو سختی اور تکلیف پہنچی اور وہ ہلا ڈالے گئے یہاں تک کہ رسول اور وہ لوگ جو ان پر ایمان لائے تھے، کہنے لگے: اللہ کی مدد کب (آئے گی؟) آگاہ رہو! بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔''

حدیث 3

((وَعَنْ سَعْدٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ، فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَإِنْ كَانَ دِينُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ مَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ.)) [1]

''اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کون سے لوگ زیادہ آزمائش میں مبتلا ہوتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء اور پھر بہترین لوگ پھر اس کے بعد بہترین لوگ۔ انسان اپنے دین کی بقدر آزمایا جائے گا۔ اگر اس کا دین مضبوط ہو تو اس کی آزمائش بہت سخت ہوتی ہے۔ اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اپنے دین کے لحاظ سے ہی اسے آزمایا جائے گا۔ انسان پر مصائب نازل ہوتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

[1] سنن ترمذی، رقم: 2398۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بندے کے ساتھ بھلائی کرنے کا ایک انداز

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (الانبياء: 87)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (یاد کریں) مچھلی والے (یونس) کو، جب وہ (اپنی قوم سے) ناراض ہو کر چلا گیا تھا اور اس نے سمجھا تھا کہ ہم اس پر ہرگز تنگی نہیں کریں گے، پھر اس نے (ہمیں) اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بلاشبہ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔''

حدیث 4

((وَعَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوْتِ ﴿لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ.)) [1]

''اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یونس علیہ السلام کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے ﴿لَّآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ تھی۔ جب بھی کوئی مسلمان اپنے رب سے کسی حاجت کے لیے یہ دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔''

---

[1] مسند احمد: 170/1، سنن ترمذی، رقم: 3505۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

تھکاوٹ پر گناہ معاف ہوتے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْۤ اِلَى اللّٰهِ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝﴾ (یوسف: 86)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''میں تو اپنی پریشانی اور غم کا شکوہ اللہ ہی سے کرتا ہوں، اور میں اللہ کی طرف سے جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔''

حدیث 5

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ، وَلَا أَذًى، وَلَا غَمٍّ ـ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا ـ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ.))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو جو بھی تھکاوٹ، مرض، پریشانی، غم اور تکلیف پہنچتی ہے، حتی کہ اگر اسے کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ (اس کے بدلے) اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔''

تنگدستی سے نکلنے کا انوکھا طریقہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ۝﴾ (الانبیاء: 88)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''چنانچہ ہم نے اس کی دعا قبول کی، اور ہم نے اسے غم سے نجات دی، اور ہم اسی طرح مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب المرضی، رقم: 5642.

حدیث 6

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ، وَلَمْ يَأْتِهِ مِنْ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو آخرت کی فکر ہو، اللہ تعالیٰ اس کا دل قناعت کی دولت سے بھر دیتے ہیں اور اس کی سوچوں کو مجتمع کر دیتے ہیں، دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے اور جو دنیا کو اہمیت دیتا ہے اللہ تعالیٰ تنگدستی اس کے مقدر میں لکھ دیتا ہے جب کہ دنیا اس کے پاس فقط اتنی ہی آتی ہے جتنی اس کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے۔''

مومن مرنے کے بعد اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴾ (الحدید: 22)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی مصیبت نہ زمین پر پہنچتی ہے اور نہ تمھاری جانوں پر مگر وہ ایک کتاب میں ہے، اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں۔ یقیناً یہ اللہ پر بہت آسان ہے۔''

---

[1] سنن ترمذی، ابواب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 2465، سلسلة الصحيحة، رقم: 949، 950.

حدیث 7

((وَعَـنْ أَبِی قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ: مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ، قَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ.))[1]

''اور حضرت ابوقتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آرام پانے والا یا آرام دینے والا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: آرام پانے والا یا آرام دینے والا اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایماندار بندہ تو مر کر دنیا کی تکالیف، مصیبتوں اور غموں سے نجات پا کر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور بے ایمان اور بدکار کے مرنے سے دوسرے لوگ، شہر، درخت اور چوپائے آرام پاتے ہیں۔''

دنیا کے غموں میں گرفتار بندے کی آزادی کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًی كَثِیْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝۱۸۶﴾ (آل عمران : 186)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''البتہ تمھیں تمھارے مالوں اور تمھاری جانوں کے

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: 6512.

بارے میں ضرور آزمایا جائے گا اور تم ان لوگوں سے جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان لوگوں سے جنھوں نے شرک کیا، ضرور تکلیف دینے والی باتیں سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور پرہیز گاری اختیار کرو تو بے شک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔ ''

حدیث 8

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ، أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِیرَةٍ بَیْضَاءَ، فَیَقُولُونَ: اخْرُجِی رَاضِیَةً مَرْضِیًّا عَنْكِ إِلَى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَیْحَانٍ وَرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ، فَتَخْرُجُ كَأَطْیَبِ رِیحِ الْمِسْكِ، حَتَّى أَنَّهُ لَیُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، حَتَّى یَأْتُونَ بِهِ بَابَ السَّمَاءِ، فَیَقُولُونَ: مَا أَطْیَبَ هَذِهِ الرِّیحَ الَّتِی جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ! فَیَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِینَ، فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِغَائِبِهِ یَقْدَمُ عَلَیْهِ، فَیَسْأَلُونَهُ: مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَیَقُولُونَ: دَعُوهُ، فَإِنَّهُ كَانَ فِی غَمِّ الدُّنْیَا، فَإِذَا قَالَ: أَمَا أَتَاكُمْ؟ قَالُوا: ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَاوِیَةِ: وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتُضِرَ، أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ، فَیَقُولُونَ: اخْرُجِی سَاخِطَةً مَسْخُوطًا عَلَیْكِ إِلَى عَذَابِ اللّٰهِ ـعَزَّوَجَلَّـ فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِیحِ جِیفَةٍ، حَتَّى یَأْتُونَ بِهِ بَابَ الْأَرْضِ، فَیَقُولُونَ: مَا أَنْتَنَ هَذِهِ الرِّیحَ! حَتَّى یَأْتُونَ بِهِ أَرْوَاحَ الْكُفَّارِ.)) [1]

---

[1] سنن نسائی، کتاب الجنائز، رقم: 1833، سلسلة الصحیحة، رقم: 1309.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مومن کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کے پاس رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لے کر آتے ہیں (تاکہ اس میں اس کی روح کو لپیٹ سکیں) اور کہتے ہیں (اے بہترین روح) اپنے رب کی نعمتوں کی طرف ہنسی خوشی چل، تو اللہ سے راضی ہے اور اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے، تیرا رب تجھ پر ناراض نہیں ہے، یہ روح مشک کی بہترین خوشبو سے معطر نکلتی ہے، فرشتے اس کو ہاتھوں ہاتھ اٹھاتے آسمان کے دروازے پر پہنچ جاتے ہیں۔ آسمان والے کہتے ہیں زمین سے تم بڑی بہترین خوشبو اپنے ساتھ لائے ہو۔ وہ اسے مؤمنوں کی روحوں میں شامل کر دیتے ہیں، وہ انہیں دیکھ کر اتنا خوش ہوتی ہے جس طرح تمہارا کوئی گم شدہ فرد تمہیں مل جائے تو تم خوش ہوتے ہو۔ وہ اس سے سوال کرتے ہیں کہ فلاں کا کیا بنا، فلاں کا کیا بنا؟ اور پھر (روحیں) کہتی ہیں اس کو چھوڑو، وہ بے چارا تو دنیا کے غموں میں گرفتار تھا۔ یہ (تعجب سے) کہتی ہے کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ وہ (روحیں) کہتی ہیں (اس کا مطلب ہوا) وہ اپنے ٹھکانے ھاویہ (دوزخ کی وادی) میں چلا گیا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اس کے پاس عذاب کے فرشتے گندے بالوں سے تیار شدہ (ٹاٹ) کا ٹکڑا لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: اے بدبخت روح! اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرف چل، اللہ تجھ سے ناراض ہے۔ اس کی بدبو مردار کی طرح شدید ہوتی ہے۔ اہل آسمان کہتے ہیں زمین سے تم کس قدر گندی بدبو لے کر آئے ہو؟ حتی کہ اسے کفار کی روحوں میں شامل کر دیا جاتا ہے۔''

دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝۱۵۵ ﴾ (البقرۃ : 155)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم تمھیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں، جانوں اور پھلوں میں کمی کر کے ضرور آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔''

حدیث 9

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔''

مشکلات اور تنگی میں صبر کرنے کا ثواب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ مِنْكُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ ۙ وَ نَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ۝۳۱ ﴾ (محمد : 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم ضرور ہی تمھیں آزمائیں گے، یہاں تک کہ تم میں سے جہاد کرنے والوں کو اور صبر کرنے والوں کو جان لیں اور تمھارے حالات جانچ لیں۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، رقم: 7417.

حدیث 10

((وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ، اِنَّ اَمْرَهٗ كُلَّهٗ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ، وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهٗ.)) [1]

’’اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن کے ہر معاملہ میں تعجب کرتے ہیں، یقیناً اس کا ہر کام بھلائی ہی بھلائی ہے۔ (نعمت) مؤمن کے علاوہ کسی اور کو نصیب نہیں ہے۔ اگر اسے خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لیے بھلائی ہی بھلائی ہے اور اگر اسے کوئی تنگی آتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اس کے لیے بھلائی ہی بھلائی ہے۔‘‘

جو تکلیف آتی ہے اللہ کی طرف سے آتی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۳﴾﴾ (العنكبوت : 1 تا 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’الٓمّٓ۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ صرف یہ کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور انھیں آزمایا نہیں جائے گا۔ اور البتہ تحقیق ہم نے ان لوگوں کو آزمایا ہے جو ان سے پہلے تھے، چنانچہ اللہ ان لوگوں کو ضرور ظاہر کرے گا جنھوں نے سچ بولا، اور وہ ضرور ظاہر کرے گا ان کو جو

[1] صحیح مسلم، کتاب الزهد، رقم :7500.

جھوٹے ہیں۔''

حدیث 11

((وَعَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهُ: وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدْرِ ، فَحَدَّثْنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُذْهِبَهُ مِنْ قَلْبِي ، قَالَ: لَوْ أَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ لَكَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ ذَهَبًا أَوْ مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ تُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا قُبِلَ مِنْكَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ ، فَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ ، وَأَنَّكَ إِنْ مُتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ .)) [1]

''اور حضرت ابن دیلمی فرماتے ہیں میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ تقدیر کے بارے کچھ چیزیں مجھے شبہ میں ڈالتی ہیں تو انہوں نے مجھے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کی ساری مخلوقات کو عذاب میں مبتلا کر دے تو وہ ایسا کر کے ظالم نہیں کہلائے گا اور اگر وہ ان پر رحم کرے تو اس کی رحمت ان کے لیے ان کے تمام اعمال سے بہتر ہوگی، اور اگر تیرے پاس احد کے برابر یا (ایک روایت کے مطابق) احد پہاڑ کے برابر سونا ہو پھر تم اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اللہ اس کو تب تک قبول نہیں کرے گا جب تک تو تقدیر پر ایمان نہیں لاتا۔ پس تو جان لے کہ جو مصیبت

[1] سنن ابن ماجه، رقم: 77، سنن ابی داؤد، رقم: 4699۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

تمہیں پہنچی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی اور جو تم سے چوک گئی وہ تمہیں پہنچ نہیں سکتی ہے۔ اگر تم اس عقیدہ تقدیر پر ایمان لائے بغیر مر گئے تو تم آگ میں داخل ہو گے۔''

اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر یقین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝۴۹ ﴾ (القمر : 49)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ہم نے جو بھی چیز ہے، ہم نے اسے ایک اندازے کے ساتھ پیدا کیا ہے۔''

حدیث 12

((وَعَنْ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ لِابْنِهِ: يَا بُنَيَّ إِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ حَقِيقَةِ الْإِيمَانِ حَتَّى تَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ .))[1]

''اور ابو حفصہ سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! تم حقیقت ایمان کے ذائقہ کو ہرگز چکھ نہیں سکتے یہاں تک کہ تم جان لو (اور جان کر مان لو) کہ بلاشبہ جو مصیبت تمہیں پہنچی وہ تم سے چوکنے والی نہ تھی اور جو تم سے چوک گئی وہ تمہیں پہنچ نہیں سکتی۔''

بیماری اور تکلیف کا ثواب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۵ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝۶ ﴾ (الانشراح : 5، 6)

---

[1] سنن أبي داؤد، رقم :4700، المشكاة، رقم : 94- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس بے شک ہر مشکل کے ساتھ ایک آسانی ہے یقیناً ہر مشکل کے ساتھ ایک آسانی ہے۔''

حدیث 13

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَمَسِسْتُهُ بِيَدِيْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَجَلْ إِنِّي أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ . فَقُلْتُ: ذَلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى مَرَضٌ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا .))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار آیا ہوا تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ سے آپ ﷺ کا جسم چھوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ کو تو بڑا تیز بخار ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں مجھے تم میں کے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھتا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ اس لیے ہوگا کہ آپ ﷺ کو دگنا اجر ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ: ہاں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کسی بھی مسلمان کو مرض کی تکلیف یا کوئی اور تکلیف ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو اس طرح گراتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو گرا دیتا ہے۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب المرضى، رقم :5660.

بخار سے خطائیں معاف ہونے کا بیان

حدیث 14

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ، اَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ: مَا لَكِ يَا أُمَّ السَّآئِبِ! اَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ، تُزَفْزِفِينَ قَالَتْ: الْحُمّٰى، لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا، فَقَالَ: لَا تَسُبِّى الْحُمّٰى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِى آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.))[1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب یا ام مسیّب کے پاس گئے اور کہا: اے ام سائب! یا اے ام مسیّب! تم کانپ رہی ہو! کیا بات ہے؟ اس نے کہا: مجھے بخار ہے، اللہ تعالیٰ اس کو برکت نہ دے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخار کو گالیاں مت دو، بلاشبہ یہ اولاد آدم کی خطائیں اس طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی میل کچیل دور کر دیتی ہے۔''

آزمائش گناہ معاف ہونے کا سبب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (التوبة: 40)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''غم نہ کر، یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

حدیث 15

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِى نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 6571.

وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ .))[1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن مرد وعورت اپنے نفس، اولاد اور مال کی آزمائش میں مبتلا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔''

اللہ کی طرف سے آنے والی آزمائش کی حکمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝﴾ (التغابن : 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی مصیبت نہیں پہنچی مگر اللہ کے اذن سے اور جو اللہ پر ایمان لے آئے وہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

حدیث 16

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا ، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))[2]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو جلد ہی دنیا میں عذاب دے دیتا ہے۔ اور جب وہ کسی بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ کی وجہ سے اس عذاب کو روک دیتا ہے، حتی کہ قیامت کے دن وہ

---

[1] سنن ترمذی، رقم :2399، سلسلة الصحيحة، رقم :. 2280

[2] سنن ترمذی، رقم :2396، سلسلة الصحيحة، رقم :1220.

اس کو اس کے گناہ کا بدلہ دے گا۔''

مؤمن اور منافق یا کافر کی مثال

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ مَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (آل عمران : 166)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور احد کے دن جب دونوں لشکر باہم ٹکرائے تو تمھیں جو (نقصان) پہنچا وہ اللہ کے حکم سے تھا، اور اس لیے تھا کہ اللہ جان لے کہ مومن کون ہیں۔''

حدیث 17

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزِ، لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تَسْتَحْصِدَ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال اس (نرم و نازک) کھیتی کی مثال ہے جس کو ہوا جھکاتی اور مائل کرتی رہتی ہے، اسی طرح مومن کو آزمائش آتی رہتی ہے (اور اس کو اللہ کے سامنے جھکاتی رہتی ہے) اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی مثال ہے جو اس وقت تک نہیں ہلتا اور نہ جھکتا ہے جب تک اس کے کٹنے کا وقت نہیں آ جاتا۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، رقم: 2809.

جتنی بڑی آزمائش اُتنی بڑی جزا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اصْبِرْ وَ مَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ لَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ۝۱۲۷ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ۝۱۲۸﴾ (النحل : 127، 128)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (اے نبی!) آپ صبر کریں، اور آپ کا صبر کرنا بھی اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان (کفار) پر غم نہ کھائیں اور نہ آپ اس پر تنگی میں مبتلا ہوں جو وہ مکر (سازشیں) کرتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ ان کے ساتھ ہے جنھوں نے پرہیز گاری کی اور وہ احسان کرتے ہوں۔''

حدیث 18

((وَعَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ .))[1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بڑی جزاء بڑی آزمائش کے ساتھ ہے اور یقیناً جب اللہ تعالیٰ کسی قوم سے محبت کرتے ہیں تو وہ اس کو آزمائش میں مبتلا کر دیتے ہیں، جو شخص (آزمائش پر) راضی رہا تو اس کے لیے (اللہ کی) رضا اور خوشنودی ہے اور جو آزمائش پر ناراض ہوا تو اس کے لیے (اللہ کی) ناراضگی اور غصہ ہے۔''

---

[1] سنن ترمذی، رقم: 2396، سنن ابن ماجه، رقم: 4031۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

مصائب میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ۝﴾ (يٰس : 76)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس ان کی بات تجھے غم زدہ نہ کرے، بے شک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔''

حدیث 19

((وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، اَحْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَلَا تَعْجَزْ، وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللّٰهِ، وَمَا شَآءَ فَعَلَ، فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس طاقت ور مومن کمزور مومن سے بہتر اور اللہ کو زیادہ پسند ہے، ویسے ہر ایک مومن میں بھلائی ہے، اس چیز کی حرص کر جو تمہیں نفع پہنچائے اور اللہ سے مدد طلب کر اور عاجز نہ آ اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے تو مت کہہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسے ہو جاتا بلکہ کہہ: اللہ نے مقدر کیا اور اس نے جو چاہا کیا، پس بے شک کلمہ ''لو'' (کاش) شیطان کے عمل کو کھول دیتا ہے۔''

---

[1] صحيح مسلم، رقم: 6774، سنن ابن ماجه، رقم: 79.

آنکھوں کے متعلق آزمائش میں مبتلا بندے کا اجر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ۝ۙ﴾ (البقرة: 155)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم تمھیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں، جانوں اور پھلوں میں کمی کر کے ضرور آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔''

حدیث 20

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب میں اپنے بندے کو اس کی دو پیاری چیزوں (آنکھوں) کے متعلق آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں اس کو ان چیزوں کے بدلے جنت عطا کروں گا۔''

مصیبت میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ؕ﴾ (البقرة: 156)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ کہ جب انھیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ

[1] صحيح البخاری، رقم: 5653، سنن الترمذی، رقم: 2405.

کہتے ہیں: بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ''

حدیث 21

((وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ، فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ اللّٰهُ ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ.)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے پوچھتے ہیں: تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کر لی تو فرشتے جواب دیتے ہیں: ہاں، اللہ تعالیٰ پھر پوچھتے ہیں: تم نے اس کے دل کا پھل توڑ لیا، فرشتے جواب دیتے ہیں: ہاں، اللہ تعالیٰ پھر سوال کرتے ہیں: پھر میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں، تیرے اس بندے نے تیری تعریف کی اور ''انا للّٰہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اسی کا نام ''بیت الحمد'' رکھو۔''

مصائب سے نکلنے کے لیے اعمال صالحہ کا وسیلہ دے کر دعا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۳۵ ﴾ (المائدة: 35)

---

[1] سنن الترمذي، رقم: 1021، سلسلة الصحيحة، رقم: 1408.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو، اور اس کا قرب تلاش کرو، اور اس کے راستے میں جہاد کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔''

حدیث 22

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُونَ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: إِنَّهُ وَاللّٰهِ يَا هَؤُلَاءِ لَا يُنْجِيكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ، فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَجِيرٌ عَمِلَ لِي عَلَى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَأَنِّي عَمَدْتُ إِلَى ذَلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ أَنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا، وَأَنَّهُ أَتَانِي يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَسُقْهَا فَقَالَ لِي: إِنَّمَا لِي عِنْدَكَ فَرَقٌ مِنْ أَرُزٍّ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْمِدْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذَلِكَ الْفَرَقِ، فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي، فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوعِ، فَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا، فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا، فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى

السَّمَاءِ . فَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ عَمٍّ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ ، فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا ، فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا ، فَقَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ الْمِائَةَ دِينَارٍ ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا ، فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا .))[1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے دور کی بات ہے کہ تین آدمی سفر پر روانہ ہوئے، اچانک چلتے چلتے ان کو بارش نے آلیا جس کی وجہ سے وہ ایک غار میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے، وہ غار میں داخل ہوئے تو (ایک بھاری پتھر کے ذریعہ) غار کا منہ بند ہو گیا۔ وہ ایک دوسرے کو کہنے لگے: اللہ کی قسم! تمہیں اس مصیبت سے تمہارا وہ عمل ہی نجات دلا سکتا ہے جو تم نے صدق دل سے کیا ہو، لہٰذا تم میں سے ہر شخص اپنے اس عمل کو سامنے رکھ کر دعا کرے جو اس نے صدق دل سے کیا ہو۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! بلاشبہ تو جانتا ہے کہ میرے پاس ایک مزدور تھا جس نے میرے ہاں کام کیا (کسی وجہ سے ناراض ہوکر) وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا اور میں نے وہ اجرت کے پیسے کاشت کر دیئے جس کی آمدنی سے میں نے ایک گائے خرید لی اور پھر وہ ایک دفعہ مجھ سے اپنی مزدوری مانگنے کے لیے آیا تو میں نے کہا: اس گائے کی طرف جاؤ اور اسے کھول کر لے جاؤ، اس نے مجھے کہا: تمہارے پاس میرے صرف چاول ہیں، پھر میں نے کہا: اس گائے کو پکڑ کر لے

[1] صحيح البخاري، كتاب أحاديث الأنبياء، رقم: 3465 .

جاؤ، یہ میں نے اسی سے کمائی ہے لہٰذا وہ گائے لے کر چلتا بنا، پس اے اللہ! اگر میں نے تیرے ڈر سے یہ کام کیا تھا تو تو ہمیں اس مصیبت سے نجات دے دے۔ چنانچہ پتھر تھوڑا سا سرک گیا۔ پھر دوسرے نے کہا: اے اللہ! بے شک تو جانتا ہی ہے کہ میرے والدین انتہائی بوڑھے تھے، پس میں ہر رات ان کو اپنی بکری کا دودھ دھو کر پلاتا تھا، ایک رات مجھے ان کو دودھ پیش کرنے میں دیر ہوگئی، جب میں ان کے پاس دودھ لے کر آیا تو وہ سو چکے تھے جبکہ میرے اہل وعیال بھوک سے بلکتے رہے لیکن میں ان کو دودھ نہیں پلاتا تھا، جب تک کہ میرے والدین نہ پی لیتے اور میں نے ان کو بیدار کرنا بھی پسند نہ کیا اور میں نے یہ بھی پسند نہ کیا کہ ان کو اس طرح چھوڑ دوں کہ کہیں وہ دودھ پینے کی وجہ سے کمزور نہ ہو جائیں، لہٰذا میں طلوع فجر تک ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا، پس اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیرے ڈر سے کیا تھا تو تو ہم سے اس پتھر کو دور کر دے، لہٰذا وہ پتھر ان سے اتنا دور وہ گیا کہ ان کو آسمان نظر آنے لگا، پھر تیسرے نے کہا؛ اے اللہ! تو تو جانتا ہی ہے میری ایک چچا کی بیٹی تھی جو مجھے تمام لوگوں سے بڑھ کر پیاری لگتی تھی، میں نے اس کو پھسلا کر برائی پر آمادہ کرنے کی کوشش کی مگر اس نے انکار کیا، الا یہ کہ میں اس کو ایک سو دینار عطا کروں، پس میں نے وہ مطلوبہ دینار جمع کیے اور اس کے پاس لے کر آگیا اور اس کو پیش کر دیے، پس اس نے مجھے اپنے جسم پر قدرت دے دی، جب میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اللہ سے ڈر اور ناحق مہر کو مت توڑ، پس میں کھڑا ہوا اور سو دینار چھوڑ دیا (اور اس کو بھی زنا کیے بغیر چھوڑ دیا) پس اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیرے ڈر سے کیا تھا تو ہم سے اس پتھر کو دور کر دے، چنانچہ اللہ نے ان سے وہ پتھر ہٹا دیا اور وہ غار سے باہر

نکل آئے۔''

خوشحالی میں بھی اللہ تعالیٰ سے جان پہچان رکھو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ﴾ (الانعام: 91)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''انھوں نے اللہ کی قدر (اس طرح) نہیں کی جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔''

حدیث 23

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ -وَلَا أَحْفَظُ حَدِيْثَ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ- أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ- أَوْ يَا غُلَيْمُ- أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى . فَقَالَ: اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ، تَعَرَّفْ اِلَيْهِ فِى الرَّخَاءِ، يَعْرِفُكَ فِى الشِّدَّةِ، وَإِذَا سَأَلْتَ، فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ، فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَلَوْ اَنَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ جَمِيْعًا أَرَادُوْا أَنْ يَنْفَعُوْكَ بِشَىْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ، وَإِنْ اَرَادُوْا اَنْ يَضُرُّوْكَ بِشَىْءٍ لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، لَمْ يَقْدِرُوْا عَلَيْهِ، وَاعْلَمْ اَنَّ فِى الصَّبْرِ عَلٰى مَا نَكْرَهُ خَيْرًا كَثِيْرًا، وَاَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَاَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا .)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے -اور مجھے کچھ حصہ یاد نہیں- انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ اور آپ نے مجھے ارشاد فرمایا:

[1] مسند احمد: 1/308، رقم: 2803۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

اے بچے! کیا میں تمھیں کچھ نفع مند کلمات نہ سکھلا دوں؟ میں نے عرض کیا، کیوں نہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی حفاظت کر وہ تیری حفاظت کرے گا، اللہ کی حفاظت کر اسے اپنے سامنے پائے گا، تو اسے آسائش میں یاد رکھ وہ تجھے تنگی میں یاد رکھے گا۔ اور جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر، اور جب مدد مانگے تو بھی اللہ سے مدد مانگ۔ یقیناً قلم خشک ہوگیا ہے۔ پس اگر ساری مخلوق اکٹھی ہوکر تجھے نفع دینا چاہے جو نفع اللہ نے تیرے مقدر میں نہیں لکھا تو اس کی طاقت نہیں رکھتے اور سارے مل کر تیرا نقصان کرنا چاہیں جو اللہ نے تیرے مقدر میں نہیں لکھا تو بھی تیرا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ اور جان لے جس کو ہم پسند نہیں کرتے اس میں بہت خیر ہے اور مدد صبر کے ساتھ ہے اور کشادگی تنگی کے بعد آتی ہے اور آسانی تنگی کے ساتھ ہے۔''

رنج وغم میں مبتلا شخص کی دعائیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ﴾

(النمل : 62)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(کیا یہ بت بہتر ہیں) یا وہ (اللہ) جو مجبور ولاچار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے، اور وہ اس کی تکلیف دور کر دیتا ہے، اور وہ تمھیں زمین میں جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے؟ تم کم ہی نصیحت حاصل کرتے ہو۔''

حدیث 24

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا قَالَ عَبْدٌ قَطُّ إِذَا

أَصَابَهُ هَمٌّ وَحَزَنٌ: أَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ ، مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاءُكَ ، أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهٗ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهٗ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَلْهَمْتَ عِبَادَكَ ، أَوْ إِسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدِكَ ، أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ ، وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذِهَابَ هَمِّيْ . إِلَّا أَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَمَّهٗ ، وَأَبْدَلَهٗ مَكَانَ حُزْنِهٖ فَرَحًا ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَعَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ؟ قَالَ: أَجَلْ ، يَنْبَغِي لِمَنْ سَمِعَهُنَّ أَنْ يَتَعَلَّمَهُنَّ .)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص کسی رنج وغم میں مبتلا ہو وہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے غم کو خوشی میں بدل دے گا: اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، مجھ پر تیرا حکم ہی چلتا ہے، تیرا ہر فیصلہ میرے حق میں انصاف کا ہی ہوتا ہے، میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں جو تیرے ہی ساتھ خاص ہے اور تو نے خود اسے اپنے لیے خاص کیا ہے، یا تو نے اسے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے، یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے، یا پھر تو نے ابھی تک اسے علم غیب میں ہی محفوظ رکھا ہوا ہے جو تیرے پاس ہے، (میں سوال یہ کرتا ہوں کہ) تو قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار، آنکھوں کی ٹھنڈک، غموں کا مداوا اور پریشانیوں سے نجات کا ذریعہ بنا دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیا ہم لوگوں کو یہ دعا نہ سکھائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

[1] مسند احمد، رقم: 3712، 4318، سلسلة الصحيحة، رقم: 199.

کیوں نہیں، جو بھی اس دعا کو سنے، اسے چاہیے کہ وہ آگے سکھائے۔''

حدیث 25

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْحَكِيْمُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْكَرِيْمِ.)) ❶

''اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام سخت پریشانی میں مبتلا کر دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بڑا بردبار اور بہت عظمت والا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عرش کریم کا رب ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آسمانوں، زمین اور عرش کریم کا رب ہے۔''

حدیث 26

((وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: أَللّٰهُمَّ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسْلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.)) ❷

اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غم وحزن سے پناہ مانگتے ہوئے یہ دعا پڑھتے تھے: اے اللہ! میں غم وحزن، کمزوری اور سستی، بخیلی اور بزدلی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: 6346، صحیح مسلم، رقم: 6961.

❷ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، رقم: 6369.

حفاظت کے لیے آیت الکرسی کا ورد

حدیث 27

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ، وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ. قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ، وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ. قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ؟ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ ﴿اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ (البقرة: 255)

حَتّٰی تَخْتِمَ الْآيَةَ ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ۔ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ ، يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ . قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ قَالَ: لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ ﴿اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ ، وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: لَا . قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ .))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ (رات میں) ایک شخص اچانک میرے پاس آیا اور غلہ میں سے لپ بھر بھر کر اٹھانے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ قسم اللہ کی! میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلوں گا۔ اس پر اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں بہت محتاج ہوں۔ میرے بال بچے ہیں اور میں سخت ضرورت مند ہوں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا (اس کے اظہار معذرت پر) میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا، اے ابو ہریرہ! گذشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا تھا؟ میں نے کہا، یا رسول اللہ! اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا، اس لیے مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے ابھی وہ پھر آئے

[1] صحيح بخاری ، كتاب الوكالة ، رقم :2311.

گا۔ رسول کریم ﷺ کے اس فرمانے کی وجہ سے مجھے کو یقین تھا کہ وہ پھر ضرور آئے گا۔اس لیے میں اس کی تاک میں لگا رہا۔اور جب وہ دوسری رات آ کے پھر غلہ اٹھانے لگا تو میں نے اسے پھر پکڑا اور کہا کہ تجھے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کروں گا۔لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی کہ مجھے چھوڑ دے، میں محتاج ہوں۔ بال بچوں کا بوجھ میرے سر پر ہے۔ اب میں کبھی نہیں آؤں گا، مجھے رحم آ گیا اور میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا، اے ابوہریرہ! تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے کہا، یا رسول اللہ! اس نے پھراسی سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا۔جس پر مجھے رحم آ گیا۔ اس لیے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے۔ اور وہ پھر آئے گا۔ تیسری مرتبہ پھر میں اس کے انتظار میں تھا کہ اس نے پھر تیسری رات آ کر غلہ اٹھانا شروع کیا، تو میں نے اسے پکڑلیا، اور کہا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچانا اب ضروری ہو گیا ہے۔ یہ تیسرا موقع ہے۔ ہر مرتبہ تم یقین دلاتے رہے کہ پھر نہیں آؤ گے۔لیکن تم باز نہیں آئے۔ اس نے کہا کہ اس مرتبہ مجھے چھوڑ دے تو میں تمہیں ایسے چند کلمات سکھا دوں گا جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں فائدہ پہنچائے گا۔ میں نے پوچھا، وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا، جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیت الکرسی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ پوری پڑھ لیا کرو۔ ایک نگراں فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے برابر تمہاری حفاظت کرتا رہے گا۔ اور صبح تک شیطان تمہارے پاس کبھی نہیں آ سکے گا۔اس مرتبہ بھی پھر میں نے اسے چھوڑ دیا۔صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا، گذشتہ رات تمہارے قیدی نے تم سے کیا معاملہ کیا؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اس نے مجھے چند کلمات سکھائے اور یقین

دلایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ پہنچائے گا۔ اس لیے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے دریافت کیا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے بتایا تھا کہ جب بستر پر لیٹو تو آیت الکرسی پڑھ لو، شروع ﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴾ سے آخر تک۔ اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر (اس کے پڑھنے سے) ایک نگراں فرشتہ مقرر رہے گا اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہیں آسکے گا۔ صحابہ خیر کو سب سے آگے بڑھ کر لینے والے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے (ان کی یہ بات سن کر) فرمایا کہ اگرچہ وہ جھوٹا تھا۔ لیکن تم سے یہ بات سچ کہہ گیا ہے۔ اے ابوہریرہ! تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا معاملہ کس سے تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔''

ہر آفت و پریشانی سے بچنے کے لیے معوذتین

حدیث 28

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا، قَالَ: فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ: قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، قَالَ: قُلْ فَقُلْتُ: مَا أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.)) [1]

---

[1] سنن الترمذی، رقم: 3828، سنن أبی داؤد، رقم: 5082۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

''اور حضرت عبداللہ بن خصیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں کیا پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر صبح و شام تین تین مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (سورہ اخلاص) ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ (سورہ فلق) اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (سورۃ الناس) پڑھو تو یہ تمہیں ہر (آفت و پریشانی والی) چیز سے بچانے کے لیے کافی ہیں۔''

سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات ہر مصیبت سے بچنے کے لیے کافی

حدیث 29

((وَعَنْ أَبِی مَسْعُودٍ رَضِی اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِی لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ.)) [1]

''اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رات کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھیں وہ اس کو (ہر قسم کی آفت و مصیبت سے بچانے کے لیے) کافی ہیں۔''

مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر یہ دعا پڑھو

حدیث 30

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِی مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِی عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ.)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، رقم: 5009.

[2] سنن الترمذی، رقم: 3432، سلسلة الصحيحة، رقم: 2737.

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر یہ پڑھا: (سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا ہے جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے اور جس نے مجھے بہت سی دیگر مخلوقات پر فضیلت عطا کی ہے) تو وہ (مذکورہ دعا پڑھنے والا) کبھی اس مصیبت میں مبتلا نہیں ہوگا۔''

تمام مخلوق کے شر سے پناہ مانگنے کی دعا

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِی ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ.))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے: "اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" (میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ تمام مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں) تو اسے اس رات ڈنگ مارنے والے جانور کا زہر نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

ناگہانی آفات سے بچنے کی دعا

حدیث 32

((وَعَنْ عُثْمَانَ يَعْنِی ابْنَ عَفَّانَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

[1] سنن الترمذی، باب فی الإستعاذة، رقم: 3604- محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

یَـقُـولُ: مَـنْ قَـالَ بِسْـمِ الـلّٰهِ الَّذِی لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْأَرْضِ وَلَا فِـی السَّـمَـاءِ وَهُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّـی یُـصْبِحَ ، وَمَنْ قَالَهَا حِینَ یُصْبِحُ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتَّی یُمْسِیَ .)) ❶

''اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے (شام کے وقت) تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے: "بِسْـمِ الـلّٰـهِ الَّـذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّـمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" (اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام (کی برکت) سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی) تو اسے صبح تک کوئی بلائے ناگہانی نہیں پہنچے گی اور جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات کہے تو شام تک اس کو کوئی اچانک مصیبت نہیں پہنچے گی۔''

زوالِ نعمت سے پناہ کی دعا

حدیث 33

((وَعَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ دِینَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: کَانَ مِنْ دُعَـآءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: اَلـلّٰـهُـمَّ اِنِّی اَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَآئَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیعِ سَخَطِكَ .)) ❷

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا

---

❶ سنن أبی داؤد، رقم: 5088، سنن ترمذی، رقم: 3397۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الرقاق، رقم: 6943.

درج ذیل ہے: اے اللہ! میں تیری نعمت کے زوال، تیری عافیت سے محرومی، تیرے اچانک عذاب اور تیرے ہر قسم کے غصے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

دنیا اور آخرت میں اللہ سے عافیت کا سوال کرتے رہو

حدیث 34

((وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي . وَقَالَ عُثْمَانُ: عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي .)) [1]

''اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے: اور اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ یا اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، دنیا، گھر والوں اور اپنے مال میں معافی اور درگزر کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے عیب ڈھانپ لے اور مجھے خوف سے محفوظ رکھ اور میرے سامنے اور پیچھے، دائیں اور بائیں اور میرے اوپر سے میری

---

[1] سنن ابو داؤد، باب ما يقول إذا أصبح، رقم: 5074، سنن ابن ماجة، رقم: 5074۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔''

دعا مصیبت کو ٹالتی ہے

حدیث 35

((وَعَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَا سَأَلَ، أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهٗ، مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ أَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ .))[1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد یہ فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی چیز عطا کر دیتا ہے جو اس نے مانگی ہوتی ہے یا اس دعا کے برابر اس سے کوئی مصیبت ٹال دیتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ مانگے۔''

جسم میں درد ہو تو یہ دعا پڑھیں

حدیث 36

((وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ: اَنَّهٗ شَكَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَعًا، يَجِدُهٗ فِى جَسَدِهٖ مُنْذُ اَسْلَمَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِى تَاَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ، وَقُلْ: بِاسْمِ اللّٰهِ، ثَلَاثًا، وَقُلْ: سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا

---

[1] سنن الترمذی، ابواب الدعوات، رقم: 3381۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

اَجِدُ وَاُحَاذِرُ .))[1]

''اور حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنا ہاتھ جسم کے اس حصے پر رکھو جہاں تم درد محسوس کرتے ہو، پھر تین مرتبہ "بسم اللّٰہ" (اللہ کے نام کی برکت سے) پڑھ اور پھر سات مرتبہ پڑھو: "أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ" میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور قدرت کی پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں۔''

غموں کے گھیرے سے نکلنے کے لیے دعا

حدیث 37

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ: يَا أَبَا أُمَامَةَ، مَا لِي أَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا أَنْتَ قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَمَّكَ، وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: قُلْ: إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ

[1] صحيح مسلم، كاب السلام، رقم: 5737.

الرِّجَالِ .)) ❶

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو وہاں پر ابو امامہ نامی ایک انصاری صحابی تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو امامہ! میں تم کو نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں (کیا بات ہے؟)۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے غموں نے گھیر رکھا ہے اور قرضوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایک کلام نہ سکھاؤں کہ جب تم اس کو پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہارا غم دور کر دے گا اور تمہارا قرض اتار دے گا۔ کہتے ہیں، میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں! (ضرور بتائیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح وشام پڑھو: اے اللہ! بلاشبہ میں غم وحزن سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور کمزوری و سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بزدلی اور بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے مذکورہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم بھی دور کر دیا اور میرا قرض بھی اتار دیا۔''

فقر و فاقہ سے بچنے کی دعا

حدیث 38

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ـ رضی اللہ عنہ ـ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذَ أَحَدُنَا مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْأَرَضِينَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَفَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ

❶ سنن أبي داؤد، باب في الإستعازة، رقم :1555 .

التَّـوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآن ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِـذٌ بِـنَـاصِيَتِهِ ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْس قَبْلَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الْآخِرُ فَـلَيْـس بَـعْدَكَ شَيْءٌ ، وَالظَّاهِرُ فَلَيْس فَوْقَكَ شَيْءٌ ، وَالْبَاطِنُ فَلَيْس دُونَكَ شَيْءٌ ، اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنْ الْفَقْرِ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ ہم میں سے کوئی بھی بستر پہ لیٹے تو یہ دعا پڑھے: اے آسمانوں اور زمین کے رب! اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، ہر اس شریر کے شر سے جس کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تو ہی اول ہے پس تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو ہی آخر ہے پس تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو ہی ظاہر ہے پس تجھ سے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے تجھ سے نیچے کوئی چیز نہیں، مجھ سے قرض دور فرما اور فقر و فاقہ سے میری کفایت فرما۔''

حدیث 39

((وَعَـنْ أَنَـسٍ ، قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ .)) [2]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں بھی نیکی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔''

---

[1] سنن الترمذی ، ابواب الدعوات ، رقم :3400۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری ، کتاب الدعوات ، رقم :6389، صحیح مسلم ، رقم :2696.

مصیبت زدہ تسلی دینے کا ثواب

حدیث 40

((وَعَـنْ عَـمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّـهُ قَـالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُـعَـزِّيْ أَخْطَأَهُ بِمُصِيْبَةٍ إِلَّا كَسَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .))[1]

''اور حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مؤمن اپنے بھائی کو کسی مصیبت پر تسلی دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عزت افزائی کا خلعت عطا فرمائے گا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، رقم:1601، سلسلة الصحيحة، رقم:195.

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.